سپاہی اس جہانِ فانی سے ہمیشہ کیلئے رختِ سفر باندھ کر عقبیٰ کو سدھار گیا۔

لیکن اب اُن کے بعد بقول آغا شورش کاشمیریؒ

پھول کھلتے ہیں بہر رنگ بہر حال مگر — خون روتی ہے گلستاں میں صبا تیرے بعد
خوش نوایانِ چمن ہوں کہ رفیقانِ سخن — سالہا سال سے ہیں نالہ سرا تیرے بعد

بیادِ مفکرِ احرار اُمّیہ

شورش کاشمیری

"افضل حق"
(رحمۃ اللہ علیہ)

(تاریخ وفات مفکرِ احرار رحمۃ اللہ علیہ - یوم پنجشنبہ (جمعرات) ۱۲ ذوالحجہ ۱۳۶۱ھ - ۱۸ جنوری ۱۹۴۲ء)

دل گرفتہ ہیں عزیزانِ وفا تیرے بعد — خواب ہے رسم و رہِ مہر و وفا تیرے بعد
پھول کھلتے ہیں بہر رنگ، بہر حال، مگر — خوں روتی ہے گلستاں میں صبا تیرے بعد
خوش نوایانِ چمن ہوں کہ رفیقانِ سخن — سالہا سال سے ہیں نالہ سرا تیرے بعد
کارواں کو ابھی تک ہے منازل کی تلاش — پا شکستہ ہیں مگر راہنما تیرے بعد
ہم نشینوں کو ہے یارانِ سبک رو سے گلہ — اُڑ گئی چشمِ شرافت سے حیا تیرے بعد
وائے یہ حال کہ گستاخ ہوئی جاتی ہے — سُرخ پرچم کی اڑانوں سے ہوا تیرے بعد
کعبۂ عشق سے لا کر درِ بت خانہ تک — پھر نہ اُٹھی کوئی پُر درد صدا تیرے بعد
ہم نے پایا ہے لہو دے کے مگر پایا ہے — تیری مشکور مساعی کا صلہ تیرے بعد
اپنے انجام کو "دُزدانِ نبوۃ" پہنچے — نامِ "خود کاشتہ پودے" کا مٹا تیرے بعد

مبصر کے مصرع موزوں سے پتا چلتا ہے
شاید آجائے کوئی آبلہ پا تیرے بعد

مولانا عبدالحق چوہان

تلخ و شیریں

قسط ۲

اس کے بعد وہ تحریر فرماتے ہیں کہ

حضرت معاویہؓ عوام کی رضامندی کے بغیر حکومت پر قابض ہو گئے تھے ان کی حکومت میں مسلمانوں کی رضامندی کو کوئی دخل نہ تھا۔ لیکن یہ نظریہ وہ "خلافت و ملوکیت" میں پیش کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

حضرت معاویہؓ کی خلافت اس نوعیت کی خلافت نہ تھی کہ مسلمانوں کے بنائے سے وہ خلیفہ بنے ہوں اور اگر مسلمان ایسا کرنے پر راضی نہ ہوتے تو وہ نہ بنتے۔ وہ بہر حال خلیفہ ہونا چاہتے تھے انہوں نے لڑ کر خلافت حاصل کی مسلمانوں کے راضی ہونے پر ان کی خلافت کا انحصار نہ تھا۔ لوگوں نے ان کو خلیفہ نہیں بنایا وہ خود اپنے زور سے خلیفہ بنے۔ ["خلافت و ملوکیت ص ۱۵۸"]

مودودی صاحب کے اس متعصبانہ سبائیت زدہ نظریہ کا چربہ ملاحظہ ہو

مجھے اس ظالم شخص سے مت ڈراؤ جس نے نواسہ رسول کا حق چھین کر اپنے سر پر سجا لیا ہے۔

(ماہنامہ آنگن لاہور۔ جنوری ۱۹۸۶ء)

حضرت معاویہؓ کے متعلق یہ نظریہ اور ان کی خلافت راشدہ کی یہ تصویر کشی بالکل ہی واقعات اور حقائق ثابتہ کے خلاف ہے۔ بلکہ یہ نظریہ ان جعلی اور مکذوبہ تاریخی روایات پر اعتماد کرنے کا نتیجہ ہے۔ جن کے متعلق محققین نے انذار و تحذیر کے پیرایۂ بیان میں اُمت کو متنبہ کیا ہے۔

وایاکم و دجالین وکذابین من المؤرخین قضت علیھم ظروف زمنھم ان یقلبوا الحقائق ویکذبوا علی اللہ وعلی الامۃ الاسلامیۃ فینسبون القبائح لاصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خبردار تم اپنے آپ کو دجال صفت جھوٹے مورخین سے بچاؤ جنہوں نے اپنے زمانہ کے حالات سے متاثر ہو کر حقائق کی الٹی تصویر کشی کی ہے۔ اللہ اور امت مسلمہ کی طرف کذب بیانی کو منسوب کیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی ذوات مقدسہ کی طرف افعال قبیحہ

[اتمام الوفاء ص۲۵۹] || از تکاب کو منسوب کیا ہے

حضرت معاویہ رضؓ کے خلاف یہ زہر آلود نظریہ درحقیقت مجوس و یہود کے اشتراکِ عمل سے اسلام اور صحابہ کرام کے خلاف چلائی ہوئی تحریکِ سبائیۃ کے شجرۃ الزقوم کا ثمرۂ بد ہے۔ اسلامی تاریخ اور موثقہ روایات کے مطابق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان پیدا کردہ اختلافات کے نتیجہ میں جو محاربات پیش آئے ان میں دو واقعات ایسے ہیں جن کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ ایک حادثۂ جمل۔ اور دوسرا واقعہ صفین۔ حادثۂ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ام المومنین سیدۃ عائشہ سلام اللہ علیہا کے درمیان سبائیوں کے پیدا کردہ ایک مغالطہ کی بناء پر آویزش ہوئی۔ اور واقعہ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرتِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان معرکۂ کارزار گرم ہوا۔ لیکن اس محاربہ میں اختلاف کا مرکزی نقطہ یہ تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ استحکامِ خلافت کے بعد سبائیوں سے قصاص عثمان رضؓ لینا چاہتے تھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ نظریہ تھا کہ اخذ قصاص پر ہی استحکام خلافۃ کا مدار ہے۔ لیکن کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خلافۃ کے دعویدار تھے۔ اور حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب حضرۃ حسن رضی اللہ عنہ سریر آراء خلافۃ ہوئے تو یہود و مجوس کی مشترکہ سازشی تحریک کے کارپرداز پھر سے مسلمانوں کی خون ریزی کے لئے سازش میں مصروف ہو گئے۔ لیکن اس دفعہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی صلح جو طبیعۃ اور حضرۃ معاویہ رضی اللہ عنہ کے تدبر و حلم نے ان کی تحریک کو ناکام بنا کر ان کے خونی منصوبے کو خاک میں ملا دیا۔ حضرۃ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی خون ریزی کے انسداد اور امۃ کی مصلحۃ کے پیش نظر حضرۃ حسن رضی اللہ عنہ کی طرف صلح و آشتی کے لئے ایک سفارت روانہ کی اور ساتھ ہی ایک ایسا سادہ کاغذ کہ جس پر ان کی مہر ثبت تھی ارسال کر دیا تاکہ حضرۃ حسن رضی اللہ عنہ اس کاغذ پر شرائط صلح تحریر کر دیں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس پیشکش کو قبول کر کے صلح پر آمادگی کا اظہار کیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اس مصالحۃ اور انقلابی اقدام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیش گوئی کا ظہور ہوا جو کہ آپ نے ایک دفعہ صحابہ کے مجمع عام میں ارشاد فرمائی۔

فارسل لہ بصک مختوم لیس فیہ کتابۃ و طلب منہ ان یشترط لنفسہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف ایک ایسا کاغذ بھیجا جس پر ان کی مہر ثبت تھی